

# نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے؟ اس کے متعلق چند سوال

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ اگر کوئی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس کی نماز اگرچہ ہو جاتی ہے، لیکن اس کا ثواب آدھا ہو جاتا ہے، کیا یہ بات درست ہے؟ اور یہ مسئلہ کہاں سے ثابت ہے؟ کیا عورت کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ اس کا ثواب بھی آدھا ہو جائے گا یا اس میں فرق ہے؟ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ و سلم بیٹھ کر نفل نہیں ادا فرماتے تھے؟

## جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نفل نماز کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں طرح پڑھنا درست ہے، لیکن جب کوئی عذر نہ ہو، تو نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئے کہ کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنا افضل ہے، جبکہ بغیر کسی شرعی عذر و مجبوری کے بیٹھ کر نفل پڑھنے میں کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ثواب رہ جاتا ہے۔ یہ مسئلہ متعدد احادیث مبارکہ اور فقہائے کرام کی عبارات سے ثابت ہے، اس کے درست ہونے میں کوئی شک نہیں، نیز یہ حکم جس طرح مرد کیلئے ہے، عورت کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی بلا عذر نفل بیٹھ کر نہ پڑھے ورنہ ثواب کم ہو جائے گا۔

رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر نفل نماز ادا فرمانا! تو وہ بھی متعدد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے، لیکن یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثواب کم نہیں ہوتا تھا جبکہ ہمارے لیے اس معاملہ میں ترغیب یہ ہے کہ جب تک عذر نہ ہو اس وقت تک بیٹھ کر نفل نماز نہ پڑھیں تاکہ ثواب میں کمی نہ ہو۔

بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائزہ لیکن اس سے ثواب آدھا ہو جاتا ہے، اس کے متعلق صحیح البخاری شریف میں ہے:

”عن عمران بن حصین قال: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا، فقال: إن صلى قائما فهو أفضل ومن صلى قاعدا، فله نصف أجر القائم“ ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے، کہتے ہیں، میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرد کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو یہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کے مقابلے میں آدھا ثواب ہے۔ (صحیح البخاری، باب صلوة القاعد، ج 02، ص 47، دار طوق النجاة)

سنن ابن ماجہ کے الفاظ یوں ہیں: ”عن عمران بن حصین: أنه سأل النبي - صلى الله عليه وسلم - عن صلاة الرجل قاعدا فقال: صلاته قائما أفضل من صلاته قاعدا، و صلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما“ ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی شخص کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کا کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے افضل ہے اور اس کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں نصف ہے۔ (السنن لابن ماجہ، باب فی صلوة القاعد، ج 02، ص 207، دار الرسالۃ العالمیۃ)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”(ومن صلی) أي: النافلة (قاعدا) أي: بغير عذر كما قاله سفیان الثوري وغيره (فله نصف أجر القائم) قال ابن الملك: هذا الحديث محمول على المتنفل قاعدا مع القدرة على القيام: لأن المتنفل قاعدا مع العجز عن القيام يكون ثوابه كثوابه قائما. اهـ. ومحلّه أن نيته لولا العذر لفعل لمافي الأحاديث الصحيحة: إن العذر يلحق صاحبه التارك لأجله بالفاعل في الثواب“ ترجمہ: اور جس نے نفل نماز بغير عذر بیٹھ کر پڑھی، جیسا کہ امام سفیان ثوری اور دیگر ائمہ نے فرمایا ہے تو اس کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے ثواب کا آدھا ہے، علامہ ابن ملک نے فرمایا: یہ حدیث قیام پر قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نفل پڑھنے والے پر محمول ہے، کیونکہ جو قیام سے عاجز ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نفل نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ کھڑے ہو کر پڑھنے کا ثواب ہوتا ہے (امام ابن ملک کا کلام ختم ہوا) اور اس کا محل یہ ہے کہ اس کی نیت یہ ہو کہ اگر عذر نہ ہوتا تو وہ ضرور کھڑے ہو کر نماز پڑھتا، کیونکہ احادیث صحیحہ میں یہ بات موجود ہے کہ جو عذر کی وجہ سے کوئی نیکی ترک کر دے تو عذر، صاحب عذر کو ثواب میں نیکی کرنے والے کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب القصد فی العمل، ج 03، ص 936، دار الفکر)

نور الایضاح میں ہے: ”يجوز النفل قاعدا مع القدرة على القيام لكن له نصف أجر القائم إلا من عذر“ ترجمہ: قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نفل ادا کرنا جائز ہے لیکن بیٹھ کر نوافل ادا کرنے والے کو، کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنے والے کی

بنسبت آدھا ثواب ملے گا، مگر کوئی عذر ہو (تو بیٹھ کر بھی نوافل ادا کرنے میں مکمل ثواب ملے گا)۔ (نور الايضاح، کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة جالساً، ص 81، المکتبۃ العصریۃ)

بلاشبہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنا ثابت ہے، جیسا کہ مسند احمد کی ایک حدیث پاک میں ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ”ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکع رکعتین بعد الوتر وهو جالس“ ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مسند احمد، ج 44، ص 177، حدیث 26553، مطبوعہ مؤسسة الرسالۃ)

لیکن یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھا، اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثواب کم نہیں ہوتا تھا، چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث پاک ہے، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة، قال: فاتیتہ، فوجدتہ یصلی جالساً، فوضعت یدی علی راسہ، فقال: مالک؟ یا عبد اللہ بن عمرو! قلت: حدثت یا رسول اللہ! انک قلت: "صلاة الرجل قاعدا علی نصف الصلاة" وانت تصلی قاعدا، قال: اجل ولكنی لست کاحد منکم“ ترجمہ: مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے (یعنی اسے آدھا ثواب ملے گا) فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا، تو میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر انور پر رکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد اللہ بن عمرو! کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے، حالانکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ فرمایا: ہاں، لیکن میں تم جیسا نہیں ہوں۔ (صحیح المسلم، ج 1، ص 253، حدیث 735، مطبوعہ دار احياء التراث، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”(ولکنی لست کاحد منکم) یعنی ہذا من خصوصیاتہ ان لا ینقص ثواب صلواتہ علی أي وجہ تکون من جلواتہ، وذلك فضل الله يؤتیه من یشاء، قال تعالیٰ: {وکان فضل اللہ علیک عظیماً}“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ”لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں“ مراد یہ ہے کہ یہ میری خصوصیات میں سے ہے کہ میری نمازوں کا ثواب چاہے میرے طریقوں میں سے کوئی بھی صورت ہو، کم نہیں ہوتا اور

یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور تم پر اللہ کا فضل بڑا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب القصد فی العمل، ج 03، ص 939، دار الفکر)

بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں ثواب آدھا رہ جاتا ہے، اس حکم میں عورت کے شامل ہونے کے متعلق، مرآة المناجیح میں ہے: ”اس ساری حدیث میں نماز سے مراد نماز نفل ہے مرد کا ذکر اتفاقاً ہے ورنہ عورت کا بھی حکم یہی ہے۔ یعنی ثواب کی کانت چھانٹ تمہارے لئے ہے ہم کو بیٹھ کر نفل پڑھنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو تمہیں کھڑے ہو کر پڑھنے میں نہیں ملتا یا یہ معنی ہیں کہ ہمیں جتنا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے میں ملتا ہے اتنا ہی بیٹھ کر۔“ (مرآة المناجیح، ج 02، ص 268، نعیمی کتب خانہ)

بہار شریعت میں ہے ”کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: ”بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔“ اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ صحیح نہیں کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے مخصوصات میں سے ہے۔ امام ابراہیم حلبی و صاحب در مختار و صاحب ردالمحتار نے فرمایا: کہ یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خصائص سے ہے۔“ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 671، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَخْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: HAB-0398

تاریخ اجراء: 22 محرم الحرام 1446ھ / 29 جولائی 2024ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net